



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب زندگی گزارنا مشکل ہو تو پھر طلاق طلب کرنے کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟ زندگی کے مشکل ہونے کا سبب یہ ہے کہ میرا خاوند جاہل ہے ”میرے حقوق ہی کو نہیں جانتا، مجھ پر اور میرے والدین پر لعنت بھیجتا رہتا ہے اور مجھے یہودی، نصرانی اور رافضی کے ناموں سے موسوم کرتا ہے لیکن میں اپنے بچوں کی وجہ سے اس کے اس قبیح اخلاق پر صبر کئے ہوئے تھی لیکن جب سے مجھے ”التحاب المفاصل“ کا مرض لاحق ہوا ہے میں صبر کرنے سے عاجز و قاصر ہو گئی ہوں اور مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی ہے حتیٰ کہ میں اب اس سے بات بھی نہیں کر سکتی، میں نے اس سے طلاق طلب کی تو اس نے میرے اس مطالبہ کو بھی مسترد کر دیا کیونکہ میں چھ سال سے اس کے گھر میں اپنے بچوں کی خاطر رہ رہی ہوں لیکن اس طرح جیسے کوئی مطلقہ یا اجنبی عورت ہو لیکن ان حالات کے باوجود مجھے طلاق بھی نہیں دیتا، امید ہے آپ میرے اس سوال کا جواب عطا فرما کر عزت افزائی فرمائیں گے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب تمہارے خاوند کا حال یہ ہے جو تم نے ذکر کیا ہے تو اس حال میں طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ خواہ اسے کچھ مال ہی کیوں نہ دینا پڑے تاکہ وہ تمہیں طلاق دے دے کیونکہ وہ زندگی بھی اچھے طریقے سے بسر نہیں کرتا اور پھر گندی زبان استعمال کر کے تم پر ظلم بھی کرتا ہے لیکن اگر تم ان حالات میں صبر کر سکو، اسے لہجہ انداز و اسلوب اختیار کرنے کی تلقین کرتی رہو اور اس کی ہدایت کئے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو تو یہ تمہارے بچوں کے حوالے سے اور اس حوالے سے کہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو خرچ کی ضرورت ہوگی، بہتر ہے اور امید ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں اجر اور حسن عاقبت سے نوازے گا۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اسے ہدایت اور سلامت روی عطا فرمائے۔۔۔ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہے جب وہ نماز پڑھتا ہو اور دین کو برا بھلا نہ کہتا ہو اور اگر وہ نماز نہیں پڑھتا یا دین کو گالی دیتا ہے تو وہ کافر ہے، اس کے ساتھ زندگی بسر کرنا جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ تم اپنا نفس اس کے لئے پیش کرو کیونکہ دین اسلام کو گالی دینا اور اس کا مذاق اڑانا اہل علم کے لہجہ عام کے مطابق کفر و ضلالت اور اسلام سے ارتداد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ أَلَا لِلَّهِ آيَةٌ وَرَسُولُهُ خَيْرٌ مِّنْ كُفْرٍ تَشْتَرُونَ ۚ **۱۰** لَا تَخْذَرُوا الْكُفْرَ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ... سورة التوبة

”کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے نفی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

اور علماء کے صحیح قول کے مطابق ترک نماز کفر اکبر ہے خواہ اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کرے کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق ترک نماز ہے۔“ اسی طرح امام احمد اور اہل سنن رحمۃ اللہ علیہم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت پریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے، وہ نماز ہے، جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا“ علاوہ ازیں کتاب و سنت کے دیگر دلائل سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے،

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 348

محدث فتویٰ